Majallah Tahqiq
Research Journal of the
Faculty of Oriental Learning
Vol: 39, Sr.No.111, 2018 pp 23 - 30

مجلہ تحقیق
مجلہ کلیہ علوم شرقیہ
جلد ۳۹، اپریل۔جون ۲۰۱۸ء، شمارہ ۱۱۱

ایران میں اقبال شناسی کی روایت کے بانی۔خواجہ عبدالحمید عرفانی

☆ڈاکٹر اقصیٰ ساجد

Abstract:

Abdul Hameed Irfani (1940-1990) had a multi dimensional personality.He was a great Scholar, Perspicarious poet and a stylist prose writer.He rendered enormous services press and cultural attache of Pakistan in Iran.He played a vital role in introducing Iqbal and hs Thought in Iran.Which proved to be the milestone of great Islamic revolution in Iran.He introduced a new style of poetry named as "monologue".Irfani, Iqbal, Bahar, Persian Poetry, monologue.

خواجہ عبدالحمید عرفانی (۱۹۹۰ء۔۱۹۰۷ء) کا نام علمی، ادبی اور فارسی حلقوں میں کسی تعارف کا محتاج نہیں۔وہ ایک کثیر الجہات شخصیت کے مالک تھے۔ایک بلند پایہ عالم سخن شناس شاعر اور صاحب طرز نثر نگار تھے۔درس و تدریس کے شعبے سے بھی وابستہ رہے۔ان کی گرانقدر علمی، ادبی اور ثقافتی خدمات کے اعتراف میں حکومت ایران نے انہیں ''نشان سپاس'' اور ''نشان ورزش'' سے نوازا۔ایرانی دانشوروں اور صحافیوں کی جانب سے ''نشان رستا خیز ملی'' اور حکومت پاکستان کی طرف سے ''ستارہ امتیاز'' پیش کیا گیا۔ان کے احوال و خدمات کا مختصر جائزہ پیش خدمت ہے:

نام عبدالحمید، تخلص عرفانی اور والد کا نام محمد دین تھا۔ان کے آباؤ اجداد کا پیشہ تجارت تھا اور وہ کشمیر سے ہجرت کر کے سیالکوٹ آباد ہو گئے۔عبدالحمید عرفانی کی پیدائش ۴ نومبر ۱۹۰۷ء میں سیالکوٹ کے نزدیک ایک چھوٹے سے قصبے ''مغلاں والی'' میں ہوئی۔(۱)۔اکتوبر ۱۹۱۸ء میں والد کی وفات کے بعد تایا زاد بھائی خواجہ محمد شفیع کے پاس چکوال چلے گئے۔انہوں نے ۱۹۲۵ء میں میٹرک کا امتحان گورنمنٹ ہائی سکول چکوال سے

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ فارسی، جی سی یونیورسٹی، لاہور۔

پاس کیا۔(۲)۔ ۱۹۲۷ء میں ایف۔اے صادق ایجرٹن کالج بھاولپور سے اور ۱۹۲۹ء میں بی۔اے کا امتحان پرنس آف ویلز کالج جموں سے امتیازی نمبروں میں پاس کیا۔ ۱۹۳۳ء پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔اے انگریزی اور ۱۹۳۴ء میں ایم۔اے فارسی کی ڈگری حاصل کی۔ ۳۸۔۱۹۳۷ء میں سینٹرل ٹریننگ کالج لاہور میں انگریزی کے استاد متعین ہوئے۔ ۴۷۔۱۹۴۵ میں حکومت ہند کی جانب سے مشہد میں بطور کلچرل سفیر تعینات ہوئے۔ ۱۹۴۹ء۔۱۹۴۷ء کے دوران گورنمنٹ کالج کوئٹہ میں وائس پرنسپل رہے۔ ۱۹۵۵-۱۹۴۹ کے عرصے میں حکومت پاکستان کی جانب سے ایران میں بطور پریس اور کلچرل اتاشی گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ ۱۹۵۶ء میں پنجاب یونیورسٹی سے فارسی میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ (۳)

ان کے تحقیقی مقالہ کا عنوان ''شرح احوال و آثار ملک الشعراء بہار'' تھا۔ اس سلسلے میں قابل ذکر بات یہ ہے کہ وہ جامعہ پنجاب میں ڈاکٹریٹ کے پہلے طالب علم تھے جنہوں نے اپنا تحقیقی مقالہ فارسی زبان میں تحریر کیا۔ (۴)

۱۹۵۸ء۔ ۱۹۵۵ء کے عرصے میں فارسی کے مجلّہ ہلال (کراچی) کے مدیر رہے۔

۱۹۷۲-۱۹۶۹ تک اسلامیہ کالج گوجرانوالہ میں پرنسپل رہے۔ ان کی اس متحرک ترین عملی زندگی کا اختتام ۱۱ مارچ ۱۹۹۰ء میں ہو گیا۔ (۵)

آثار:

- ☆ رومی عصر، کانون معرفت، تہران، ۱۳۳۰ھ۔ش/۱۹۵۱ء
- ☆ ترجمۂ فارسی کتاب ضرب کلیم علامہ اقبال، اکادمی اقبال پاکستان، ۱۹۰۷م، طبع دوم ۱۹۷۷م
- ☆ اقبال ایرانیوں کی نظر میں، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، ۱۳۳۶ھ۔ش/۱۹۵۷ء
- ☆ اقبال ایران، بزم رومی سیالکوٹ، ۱۹۸۶ء
- ☆ فارسی امروز، رپن پریس لاہور، ۱۹۰۶م، چاپ دوم ۱۹۸۱ء
- ☆ ایران صغیر یا تذکرہ شعرای پارسی زبان کشمیر، انتشارات ابن سینا، تہران ۱۳۔
- ☆ حدیث عشق (مجموعہ اشعار: دوبیتیھا) انجمن روابط فرہنگی ایران و پاکستان، تہران ۱۳۳۳ھ۔ش/۱۹۰۴م
- ☆ ایران صغیر، (تذکرہ شعرای پارسی زبان کشمیر) انتشارات ابن سینا، تہران، ۱۳۳۴ھ۔ش/۱۹۵۵ء
- ☆ شرح احوال و آثار ملک الشعراء بہار، انتشارات ابن سینا، تہران، ۱۳۳۴ھ۔ش/۱۹۵۵ء
- ☆ شعر معاصر فارسی (انتخاب)، ۷ اشاعر ایران، ادارہ امتحانات تعلیمات متوسطہ، لاہور، ۱۳۳۲ھ ش/۱۹۵۳ء
- ☆ داستانھای عشقی پاکستان، انتشارات ابن سینا تھران، ۱۹۶۱م
- ☆ سرود سرمد (احوال و آثار و انتخاب اشعار سیّد صادق سرمد مرحوم) ایضاً ۱۹۶۳م

☆ The sayings of Rumi and Iqbal, Research society of pakistan, University of Punjab, 1986.

عرفانی کو بچپن ہی میں غلام جیلانی برق جیسے استاد کی راہنمائی میسر آئی جو فکر اقبال سے بے حد متاثر تھے انہوں نے اقبال کی طویل نظمیں اپنے طلباء کو حفظ کروائیں ۔''اقبال ایران'' میں علامہ اقبال سے اپنے والہانہ لگاؤ کا ایک سبب یہ بیان فرماتے ہیں:

''میرے تایا بابا مولوی الف دین نفیس وکیل نے مجھے اقبال کی فارسی مثنوی اسرارِ خودی اور رموزِ بے خودی کے کچھ حصے پڑھا دیے اور میں نے دونوں مثنویاں کچھ سمجھ کر اور کچھ بغیر سمجھے حفظ کر لیں اور اس کے بعد پیامِ مشرق سے منتخب اشعار بالخصوص رباعیاں حفظ ہو گئیں ۔۔۔اس طرح اقبال کا کلام ہمیشہ کے لیے میری ذہنی تربیت کا بنیادی حصہ بن گیا۔''(۶)

۱۹۳۱ء میں کوئٹہ میں ان کی تقرری انگریزی کے استاد کے طور پر ہوئی۔ وہاں ''بزم اقبال'' کے نام سے ایک ادبی مجلس قائم کی گئی جس کا مقصد خاص طور پر اقبال کے اردو اور فارسی کلام کی ترویج و تبلیغ تھا۔ انہوں نے اپنے پٹھان اور بلوچ شاگردوں میں اقبال کے اردو اور فارسی کلام کو مقبول بنانے میں بہت کوششیں کیں۔ ان کی انتھک کوششوں کی بدولت اقبال کے فارسی کلام اور پیام کو نوجوان طلباء میں بہت جلد مقبولیت حاصل ہونے لگی۔(۷)

عرفانی نے ایران میں اقبال کو روشناس کرانے میں اعلیٰ کردار ادا کیا۔ ایران میں قیام کے دوران انہوں نے اپنے گھر میں ''انجمن ادبی اقبال'' قائم کی۔ ذاتی طور پر نامور شعراء، ادباء اور فضلاء سے ملاقاتیں کر کے انہیں کلامِ اقبال سے آشنا کرایا۔۔۔۔۔بہار نے اقبال کے انقلابِ اسلام کی پرزور تائید کی۔ اقبال کا یہی پیغام ایران میں ایک عظیم اسلامی انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔(۸)

پاکستانی اور ایرانی اہل علم و فضل اقبال سے متعلق عرفانی کی خدمات کا اعتراف یوں کرتے ہیں:

محمد حجازی کے بقول:

''عرفانی پیش از دیگران برای شناساندن پاکستان و اقبال در ایران سعی نمودہ است''(۹)

ترجمہ: عرفانی نے دوسروں سے پہلے ایران میں پاکستان اور اقبال کو متعارف کروانے کی کوشش کی ہے۔

احمد سروش کے مطابق:

''عرفانی نے ہمیں اقبال سے متعارف کرا کے ہم پر احسان کیا ہے۔ اس کے لیے ہم تا ابد ممنون رہیں گے۔''(۱۰)

ڈاکٹر حسین خطیبی کے بقول:

''عرفانی اپنے مرشد محمد اقبال کا مبلغ ہی نہیں،اس کا ایک دلنواز مظہر بھی ہے۔اقبال اور عرفانی کے نام ایرانیوں کی زبان پر ایک ساتھ آتے ہیں''(۱۱)

عبدالحمید عرفانی اہل دل اور اہل نظر شاعر ہیں۔ان کی فارسی رباعیات کا مجموعہ''حدیث عشق'' کے نام سے شائع ہوا۔وہ فارسی زبان کے معروف شعراء بابا طاہر عریاں،مولانا روم اور اقبال سے بہت متاثر ہیں۔ان شعراء کے فیض کی بدولت ان کے کلام میں تصوف وعرفان کی چاشنی پائی جاتی ہے۔ان کا نمایاں کارنامہ معاصر فارسی شاعری میں ایک اہم صنف سخن''مونولوگ رتنہا گوئی'' کا اضافہ ہے۔جسکی توجیہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''ایران میں پاکستان اور اقبال کا جو مبیح پیش کیا،اس کو پختہ تر کرنے کے لیے علامہ اقبال کے ہمہ گونہ اور ہمہ جانبہ اشعار کی برصغیر بالخصوص پاکستان میں مقبولیت کی دلیل کے طور پر لازم یہ تھا کہ میں خود بھی اقبال کی پیروی میں شعر کہوں اور میرے اشعار میں کلاسیکی رنگ کے ہمراہ کچھ نیا پن اور تنوع بھی ہو۔(۱۲)

انہوں نے ایران میں اقبال اور فکرِ اقبال کو روشناس کروانے میں اہم کردار ادا کیا۔ان کی انتھک کوششوں کی بدولت ہی ملک الشعرا بہار،ڈاکٹر علی شریعتی،ڈاکٹر حسین خطیبی،حبیب یغمائی،ناظر زادہ کرمانی،احمد سروش اور صادق سرمد جیسے نامور ایرانی شعراء اور ادباء اقبال کے فکر ونظر سے بہت متاثر ہوئے۔ڈاکٹر ظہور الدین احمد کے بقول اقبال کا پیغام ہی ایران میں ایک عظیم سیاسی انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔(۱۳)

انہیں سرزمینِ ایران اور اہلِ ایران سے بہت محبت تھی۔اس تعلق خاطر کا اظہار اپنے اشعار میں یوں فرماتے ہیں:

خاکِ شیراز و مشہد و تبریز سرمۂ نور بہرِ چشمانم
این بود افتخا جاویدم در زبانِ تو من غزلخوانم
خواجہ عبد الحمید عرفانی عاشقِ خاکِ پاکِ ایرانم (۱۴)

ترجمہ:

۱۔ شیراز،مشہد اور تبریز کی مٹی میری آنکھوں کے لیے سرمۂ نور ہے۔
۲۔ یہ امر میرے لیے باعثِ افتخار ہے کہ میں آپ کی زبان میں غزل سرا ہوں۔
۳۔ میں خواجہ عبدالحمید عرفانی،ایران کی خاکِ پاک کا عاشق ہوں۔

معروف فارسی محقق اور شاعر محمد حسین تسبیحی فارسی زبان وادب سے عرفانی کی رغبت اور ایران سے محبت کا عالم یوں بیان فرماتے ہیں کہ جب وہ ان سے ملاقات کے لیے تشریف لے گئے تو وہ بسترِ مرگ پر تھے۔انتہائی نقاہت کے باوجود اٹھ بیٹھے اور فرمایا:

'' فعلاً دوای بیماری من شنیدن شعر فارسی وسخن دوستان است ۔در کنار من بنشین و از ایران و دوستان ایران ومثنوی مولوی وغزل حافظ وترانہ ھای سعدی ودو بیتی ھای بابا طاہر ہمدانی سخن بگوی کہ جان وجسم و دل وروانم تازہ می گردد''(۱۵)

ترجمہ: ابھی میرے مرض کا علاج فارسی شاعری سننا اور دوستوں سے گفتگو ہے۔میرے پاس بیٹھو اور ایران ،دوستانِ ایران، مولانا روم کی مثنوی، حافظ کی غزل ،سعدی کے ترانے اور بابا طاہر ہمدانی کی دوبیتیوں کے بارے میں بات کروتا کہ میری جان، جسم ،دل اور روح تازہ ہو جائے۔

بیماری کے اسی عالم میں کہے گئے عرفانی کے یہ اشعار ان کی دلی کیفیات کے عکاس ہیں:

گرچہ شرح ِ دل بہ قولِ مولوی می نگنجد در ہزاران مثنوی
در دلِ تنگم قیامت ھا بپاست گفت من را قدرتِ گفتن کجاست
در دل ِ من می تپید و می خلید آرزوی ِدید ِ ایرا ن ِجدید(۱۶)

ترجمہ:

۱۔ اگر چہ مولوی کے بقول دل کی حالت ہزار مثنویوں میں نہیں سما سکتی
۲۔ میرے بے چین دل میں قیامتیں برپا ہیں۔اس نے کہا مجھے بولنے کی مجال کہاں
۳۔ میرے دل میں نئے ایران کو دیکھنی کی آرزو مچل رہی ہے۔

عبدالحمید عرفانی نے ایران و پاکستان کے درمیان روابط مضبوط بنانے میں ایک پل کا کردار ادا کیا ان کی نظر میں ایران و پاکستان کے دوستانہ روابط کسی سیاسی عہد و پیمان پر منحصر نہیں بلکہ یہ دینی و روحانی یگانگت کا نتیجہ ہیں خود اپنی تصنیف ''سرودِ سرمد کے مقدمہ میں فرماتے ہیں:

''تنہا کوشش من این بودہ است کہ این دوملت بزرگ و کہنسال ایرانی و پاکستانی از راہ تاریخ فرہنگی و ادبی مشترک خود دوبارہ با یکدیگر نزدیک بشوند ویگانگی و وحدت معنوی را باز بدست آورند''(۱۷)

ترجمہ: ''میری واحد کوشش یہ رہی ہے کہ ایرانی و پاکستانی دونوں عظیم قومیں اپنے مشترکہ ادبی اور ثقافتی ورثے کی بدولت دوبارہ ایک دوسرے کے قریب آجائیں اور معنوی وحدت و یگانگت کا احیاء کریں۔''

چونکہ عرفانی ایک وضع دار، راست گفتار، سخن سنج، معاملہ فہم اور ایران دوست شخصیت تھے لہٰذا ان ہی خوبیوں کی بنا پر اہل ایران ان سے بہت محبت کرتے تھے۔ملک الشعراء بہار، سعید نفیسی ،ڈاکٹر خطیبی ،ڈاکٹر منوچہر اقبال۔ڈاکٹر رضا زادہ شفق ،صادق سرمد، محمد حجازی اور دیگر ایرانی مشاہیر نے عرفانی کی شخصیت اور خدمات کو اپنی تحریروں میں یوں خراج عقیدت پیش کیا ہے:

دوش آمد پی عیادت من ملکی در لباس انسانی
گفتمش چیست نام پاک تو ؟ گفت خواجہ عبد الحمید عرفانی(۱۸)
(ملک الشعراء بہار)

ترجمہ: کل انسانی لباس میں ایک فرشتہ میری عیادت کے لیے آیا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تیرا پاک نام کیا ہے؟ اس نے کہا: خواجہ عبدالحمید عرفانی۔

معروف ایرانی شاعر صادق سرمد کے بقول:

خواجہ عارفان ربانی خواجہ عبدالحمید عرفانی
پاک دل، پاک دیدہ، پاک قدم پاک خو، پاک گوی پاک قلم(۱۹)

ترجمہ: رب کے عرفاء کے امیر، خواجہ عبدالحمید عرفانی (ہیں)۔ وہ نیک دل، نیک نظر، نیک قدم، پسندیدہ عادات، اچھی گفتار اور پاکیزہ قلم والے ہیں۔

معاصر نقاد ڈاکٹر رضا زادہ شفق کے بقول:

۱۔ آنکہ اقدام مقبلان کردہ شعر اقبال را بیان کردہ
۲۔ مسلک عارفان ایران را بھر پیر و جوان عیا ن کردہ
۳۔ شاعر دلنشین پاکستان پیش صاحبدلان نشان کردہ
۴۔ گر پرسی ز نام او کہ چنین کار خوبی درین زمان کردہ
۵۔ من نمی گویمت تو خود دانی خواجہ عبدالحمید عرفانی(۲۰)

ترجمہ:

۱۔ وہ جس نے کامیاب لوگوں والا کام کیا۔ اقبال کی شاعری کو بیان کیا۔
۲۔ ایران کے عارفوں کے مسلک کو نوجوانوں اور بوڑھوں پر عیاں کر دیا۔
۳۔ پاکستان کا دلنشین شاعر جس نے دل والوں کے سامنے اظہار کیا۔
۴۔ اگر تم اس کا نام پوچھو کہ جس نے اتنا اچھا کام اس زمانے میں کیا۔
۵۔ (تو) میں نہیں بتاؤں گا (کیونکہ) تم خود جانتے ہو وہ خواجہ عبدالحمید عرفانی (ہیں)۔

اختتامیہ:

عبدالحمید عرفانی نے فارسی زبان کے ذریعے اقبال کے پیغام کی افادیت کو سمجھا اور اس کے ابلاغ کے لیے تادمِ آخر کوشاں رہے۔ آپ وہ پہلے پاکستانی ہیں جنہوں نے ایران میں اقبال کو روشناس کرایا اور ان کے آفاقی پیام کی ترویج کی۔ ایران و پاکستان نے مابین دوستانہ روابط استوار کرنے اور انہیں محکم تر بنانے میں عرفانی کا کردار ناقابلِ فراموش ہے۔

☆☆☆☆

حوالہ جات

۱۔ رضوی، سیّد سبطِ حسن، فارسی گویانِ پاکستان، ج۱،ص۲۲۔

۲۔ عرفانی، خواجہ عبدالحمید ڈاکٹر، اقبالِ ایران، ص۱۰۔

۳۔ ظہور الدین احمد، ڈاکٹر، پاکستان میں فارسی ادب، ج۶،ص۹۴۔

۴۔ رضوی، سیّد سبطِ حسن، فارسی گویانِ پاکستان، ۵۲۳/۱۔

۵۔ ظہور الدین احمد، ڈاکٹر، پاکستان میں فارسی ادب، ج۶،ص۹۴۔

۶۔ عرفانی، خواجہ عبدالحمید ڈاکٹر، اقبالِ ایران، ص۱۰۔

۷۔ ایضاً، ص۹۵۔

۸۔ ظہور الدین احمد، ڈاکٹر، پاکستان میں فارسی ادب، ج۶،ص۹۵۔

۹۔ رضوی، سیّد سبطِ حسن، فارسی گویانِ پاکستان، ۵۲۳/۱۔

۱۰۔ ظہور الدین احمد، ڈاکٹر، پاکستان میں فارسی ادب، ج۶،ص۹۵۔

۱۱۔ ایضاً، ص۹۵۔

۱۲۔ عرفانی، خواجہ عبدالحمید ڈاکٹر، اقبالِ ایران، صص ۲۵۔۲۶۔

۱۳۔ ظہور الدین احمد، ڈاکٹر، پاکستان میں فارسی ادب، ج۶،ص۹۵۔

۱۴۔ ڈاکٹر محمد ریاض خان، ''بیاد بود خدمتگزار فرہنگ و ادب فارسی شاد روان دکتر عرفانی۔ اقبال شناس''، مجلّہ دانش، صص ۱۱۱۔۲۱۱۔

۱۵۔ تسبیحی، محمد حسین، فارسی پاکستان و مطالب پاکستان شناسی، ص۲۳۲۔

۱۶۔ ایضاً، ص۲۳۱۔

۱۷۔ عرفانی، خواجہ عبدالحمید ڈاکٹر، سرودِ سرمد، ص۱۴۔

۱۸۔ رضوی، سیّد سبطِ حسن، فارسی گویانِ پاکستان، ۵۲۴/۱۔

۱۹۔ ایضاً، ۵۲۴/۱۔

۲۰۔ عرفانی، عبدالحمید، رومی عصر، ص۱۴۔

کتابیات:

۱۔ تسبیحی، محمد حسین، فارسی پاکستان ومطالب پاکستان شناسی، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، ۱۹۷۷۔

۲۔ رضوی، سیّد سبطِ حسن، فارسی گویانِ پاکستان، ج۱، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، راولپنڈی، ۱۳۵۳ش / ۱۹۷۴ء۔

۳۔ ظہور الدین احمد، ڈاکٹر، پاکستان میں فارسی ادب، ج۶، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، ۲۰۰۵ء۔

۴۔ عرفانی، عبدالحمید، رومیِ عصر، کانون معرفت، تہران، ۱۹۵۱ء۔

۵۔ عرفانی، خواجہ عبدالحمید ڈاکٹر، اقبالِ ایران، بزمِ رومی، سیالکوٹ، ۱۹۸۶ء۔

۶۔ عرفانی، خواجہ عبدالحمید ڈاکٹر، سرودِ سرمد، کتابخانہ ابنِ سینا، تھران، ۱۳۴۱ء۔

۷۔ محمد ریاض خان، ڈاکٹر، بیاد بود خدمتگزار فرھنگ وادب فارسی شادروان دکتر عرفانی اقبال شناس، دانش، اسلام آباد، ۳۲، زمستان ۱۳۷۱، فوریہ ۱۹۹۳ء۔

❁……❁……❁